سوال

اس کے ملک میں بغیر ولی کے نکاح کیا جاتا ہے کیا تجدید نکاح کرنا ضروری ہے

جواب

لحمدللہ.

ں :

ع دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ عقد نکاح کے صحیح ہونے میں ولی کا ہونا شرط ہے جیسا کہ درج حدیث میں وارد ہے :

موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

بر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

. ایک حدیث میں اس طرح وارد ہے :

اِن اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

بر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے.

. ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

بر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ور فقہاء مالکیہ شافعی اور حنبلی سب کا مسلک یہی ہے.

ف کے ہاں ولی کے بغیر نکاح صحیح ہے، انہوں نے ضعیف دلائل سے استدلال کیا ہے جو جمہور کے دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

کو اپنا اور کسی دوسری عورت کا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے، اور وہ نکاح میں وکیل بھی بنا سکتی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور تم انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے مت روکو"

ح کی اضافت عورتوں کی طرف کی ہے، اور انہیں اس سے منع کرنے سے روکا ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ خالصتا ان کا حق ہے، اور وہ عورتیں ہی اہل مباشرت ہیں تو یہ نکاح ان سے صحیح ہوا جس طرح کہ وہ اپنی لونڈی فروخت کر سکتی ہے، اور اس لیے بھی کہ جب وہ اپنی لونڈی کو فروخت کرنے کی مالک ہے، تو

ن قدامہ نے جمہور کے دلائل ذکر کرنے کے بعد احناف کی دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے :

، تو اس کے عضل کا معنی یہ ہے کہ اس کی شادی نہ کرنا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا نکاح ولی ہی کریگا، اس کی دلیل اس آیت کا شان نزول ہے :

قل بن یسار رضی اللہ تعالی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی جب انہوں نے اپنی بہن کا نکاح کرنے سے انکار کر دیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور اس کی شادی کر دی، اس کی اضافت اس عورت کی طرف اس لیے کی کہ وہ اس کا محل ہے " انتہی

ی (6/7).

یۃ (248/41) کا بھی مطالعہ کریں.

س کا یہ جواب دیا جائیگا کہ : یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے، اس لیے نص کے مقابلہ میں قیاس صحیح نہیں، اسے علماء کرام اعتبار کے لحاظ سے فاسد قیاس کا نام دیتے ہیں.

ہل علم کے ہاں مسلمہ اور مقررہ قواعد میں شامل ہے کہ : " نص کے ہوتے ہوئے اجتہاد نہیں ہوتا"

م :

سلہ دیکھتے ہوئے، اور یہ کہ اس مسئلہ میں آئمہ کا اختلاف ہے اسے مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاتا ہے : اگر آپ کے علاقے میں حنفی مسلک پر اعتماد کیا جاتا ہے جیسا کہ انڈیا اور پاکستان وغیرہ میں ولی کے بغیر نکاح کو صحیح قرار دیتے ہیں، اور اسی طرح نکاح کرتے ہیں، تو یہ نکاح صحیح ہے اور ان کے فسخ کا مطالبہ نہیں

. قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان بھی یہی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، لہذا آپ ولی اور گواہوں کی موجودگی میں گھر میں ہی تجدید نکاح کر لیں.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر حاکم نے اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکم لگایا یا پھر اس کا نکاح حاکم نے کیا تو اسے توڑنا جائز نہیں ہے " انتہی

پ کو چاہیے کہ آپ اپنے عزیز و اقارب اور علاقے کے لوگوں کو بتائیں کہ نکاح میں ولی کا ہونا بہت اہمیت کا حامل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ، اور عقد نکاح کے صحیح ہونے کے لیے یہی زیادہ بہتر ہے اور پھر اس طرح اختلاف سے بھی بچا جا سکتا ہے ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

آپ کے ہاں حاکم نے اس نکاح کو برقرار رکھا ہے تو دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں .

واللہ اعلم .